72253 - حصول رضاعت میں شك

سوال

میری خالہ نے مجھ سے بڑے بھائی كو دودھ پلایا تھا جو كہ اب میری خالہ كی اولاد كا بھائی ہے، اور میری خالہ ہمیں رضاعت كے لیے اپنی چھاتی كے ساتھ لگاتی تھی، اور اس كے قول كے مطابق دودھ نہیں نكلتا تھا.
بچپن سے لیكر آج تك ہم ان كے ساتھ بھائیوں والا معاملہ كرتے رہے ہیں، اور ہم سننے لگے ہیں كہ وہ ہمارے بھائی نہیں كیونكہ كچھ علماء نے كہا ہے وہ ہمارے بھائی ہیں، ہم انہیں بھائی شمار كرتے تھے اس بنا پر ہمارے درمیان شادی كا كوئی تعلق قائم نہیں ہوا، برائے مہربانی اس كے متعلق معلوما فراہم كریں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہیں اس میں دو شرطیں پائی جانی ضروری ہیں:

پہلی شرط:

پانچ یا اس سے زیادہ رضعات ہونی چاہیں.

دوسری شرط:

رضاعت دو برس كی عمر میں دودھ چھڑانے سے قبل ہونی چاہیے.

ان دو شرطوں كی تفصیل دیكھنے كے لیے سوال نمبر (40226) كے جواب كا مطالعہ كریں.

رضاعت میں پیٹ بھرنا شرط نہیں، بلكہ بچے كا پستان منہ میں لیے كر دودھ چوسنا اور پھر چھوڑ دینا رضاعت شمار ہو گا.

اور جب بچہ پستان منہ میں ڈالے لیكن دودھ نہ نكلے تو یہ رضاعت نہیں ہوگی، اور نہ ہی اس كے نتیجہ میں كوئی چیز مرتب ہوتی ہے.

الفتاوی الهندية میں درج ہے:

" کیونکہ جب بھی دودھ نکلا تو یہ رضاعت ہو گی اس کے بغیر نہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی الهندية (1 / 104).

اور فتاوی اللجنة الدائمة میں درج ہے:

" اور اگر آپ کی ماں نے آپ کے چچا کو چپ کرانے کے لیے پستان منہ میں ڈالا اور اس کے پستان سے دودھ نہیں نکلا تو کوئی حرمت نہیں، اور شادی جائز ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (21 / 52).

دوم:

جب رضاعت کی تعداد میں یا پھر حصول رضاعت میں شك پیدا ہو جائے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میں اپنی خالہ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، لیکن مشکل یہ ہے کہ میرے اور اس کے درمیان نانی کا دودھ پینے میں شك ہے، لیکن نانی اس رضاعت میں وثوق اور یقین نہیں رکھتی ہم نے ان سے دریافت کیا تو وہ کہتی ہیں:

مجھے معلوم نہیں میں بھول چکی ہوں، اور اگر اس لڑکی نے مجھ سے رضاعت کی ہے تو اس وقت میرا دودھ ہی نہیں تھا نانی کا قول یہی ہے.

برائے مہربانی آپ میرے لیے اس مسئلہ میں کوئی مناسب حل تلاش کریں، کیا نانی کے قول کے مطابق میری اس لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تو واقعہ ایسا ہی ہے جیسا سوال میں بیان ہوا ہے تو آپ خالہ کی مذکورہ بیٹی سے شادی کر سکتے ہیں؛ کیونکہ مشکوک رضاعت کی اس میں کوئی تاثیر نہیں، بلکہ حرمت تو معلوم رضاعت سے ہوتی ہے جب وہ پانچ مکمل رضاعت ہوں اور دو برس کی عمر کے اندر دودھ پیا جائے.

لیکن اگر ایسا نہیں اور رضاعت معلوم نہیں تو اس میں اصل جواز ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (21 / 133).

مزید آپ سوال نمبر (804) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس بنا پر آپ کا وہ بھائی جس کی خالہ سے رضاعت ثابت ہے وہ آپ کی خالہ کا رضاعی بیٹا ہو گا، اور اس کی ساری اولاد کا رضاعی بھائی ہو گا.

لیکن آپ کے حق میں حرمت ثابت نہیں کیونکہ رضاعت کے حصول میں شك اور تردد پایا جاتا ہے.

واللہ اعلم.